سوال

(1007)جمعہ کے دن زوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جمعہ کے دن زوال ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کے دن زوال کا اعتبار نہیں۔ اس کی دلیل وہ صحیح احادیث ہیں جن سے بدونِ اعتبار زوالِ اقامت جمعہ کا جواز ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو! ''إرواء الغلیل (۳/۶۲)، عون المعبود (۱/ ۴۲۱تا۴۲۳)

نیز سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے:

'أَنَّهٗ کَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصفَ النَّهَارِ اِلَّا یَومَ الجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسجَرُ اِلَّا یَومَ الجُمُعَةِ، قَالَ أَبُودَاوٗد: وَهُوَ مُرسَلٌ مُجَاهِدٌ اکبر من ابی الخلیل وابو الخلیل لم یسمع عن ابی قتادة' (سنن أبي داؤد، بَابُ الصَّلَاةِ یَومَ الجُمُعَةِ قَبلَ الزَّوَالِ، رقم: ۱۰۸۳)

یعنی ''نبی ﷺ نے ماسوا جمعہ کے نصف النہار کو نماز پڑھنا مکروہ سمجھا ہے۔ فرمایا جمعہ کے ماسوا جہنم کی آگ کو بھڑکایا جاتا ہے۔''

روایت ہٰذا اگرچہ ضعیف ہے لیکن المعروفہ میں دیگر روایات اس کی مؤید ہیں۔ ان میں بھی ضعف ہے لیکن سابقہ روایت کے ساتھ ملانے سے قوت حاصل ہوجاتی ہے۔ حافظ ابن قیم نے ''زادالمعاد'' میں جمعہ کے خصائص بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ جمعہ کا خاصہ یہ ہے کہ زوال کے وقت فعل نماز امام شافعی اوران کے موافقین کے نزدیک جائز ہے اور ہمارے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی کو پسند فرمایا ہے اور ابوداؤد کی مرسل روایت کو دیگر دلائل سے تائید حاصل ہے اور امام شافعی نے اس کو اس سے تقویت دی ہے۔ ثعلبہ ابی مالک سے منقول ہے کہ نبی ﷺ کے عام اصحاب جمعہ کے دن نصف النہار کو نماز پڑھتے تھے۔

صاحب ''العون'' نے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اختتام پر فرمایا ہے:

'وَالحَاصِلُ أَنَّ صَلَاةَ الجُمُعَةِ بَعدَ الزَّوَالِ ثَابِتَةٌ بِالأَحَادِیثِ الصَّحِیحَةِ الصَّرِیحَةِ غَیرُ مُحتَمِلِ التَّاوِیلِ وَقَوِیَّةٌ مِن حَیثُ الدَّلِیلِ وَأَمَّ قَبلَ الزَّوَالِ فَجَائِزٌ أَیضًا' (۱/ ۴۲۲) (وَاللّٰهُ اَعلَم)

''حاصل بحث یہ ہے کہ نمازِ جمعہ زوال کے بعد صحیح صریح غیر محتمل اور قوی روایات سے دلیل کے اعتبار سے ثابت ہے اور جہاں تک زوال سے پہلے کا تعلق ہے سو یہ بھی جائز ہے۔
(وا اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :810

محدث فتویٰ